Shehsawar A. Zafar 04.5.23

Urdu, (May 2023 mock)

63

8

سوال نمبر "3" :-

1. وہ سڑک کے کنارے آپکا منتظر ہے۔
2. دہی کڑوا ہے۔
3. کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا۔
4. اس کے دستخط اچھے ہیں۔
5. طلباء سے کہو کہ وقت کی پابندی کریں۔
6. یہ بڑھیا بڑی چالاک ہے۔
7. درحقیقت وہ سچا ہے۔
8. نکتہ چینی مت کرو۔
9. وہ بہت پیوش منش انسان ہے۔
10. دشمن نے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔

سوال نمبر "4" :-

ب. پاکستانی افواج سینہ سپر ہو کر دشمن کے خلاف لڑیں۔

ٹ. مقابلے کا امتحان پاس میں کامیابی حاصل کر کے اکرم خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا۔

Scanned with CamScanner

و۔ فرانسیسی افسر اور سپاہیوں کی دیکھا دیکھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوتے اور لوٹ مار کرتے ہیں۔

ط۔ چھوٹی بکری کے سامنے پر ابن نے اپنا اور گاؤں کا ناک کٹوا دیا۔

ی۔ سالک کو دوران سفر پانچ ہزار بھی میسر آجاتے تو وہ اس کے لیے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مترادف تھے۔

10

:- سوال نمبر "2" :-

عنوان: "دہلی میں مستقل زبان کی عدم وجودگی"

تلخیص:

دہلی ایک قدیم شہر ہے جہاں مختلف ہندو حکمران رہے مگر سب اپنی زبانیں بولتے تھے جو ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔ مسلمانوں کی آمد سے اس مشکل میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اکبر کے دور میں جب

8

(2)

سلطنت پائیدار ہوئی تب فارسی اپنے قدم جما چکی تھی۔

پیرے کے الفاظ : 168

تلخیص کے الفاظ : 46

سوال نمبر "6" :-

تیزی سے تبدیل ہوتی دنیا میں ملک کی قسمت جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے مستفید ہونے کی اہلیت کے مطابق ڈھالی جاسکتی ہے۔ جو کہ ملک کے ترقیاتی منصوبوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ تیز رفتار تکنیکی ترقی نے قدرتی وسائل اور عوامل پر اسی تناسب سے دارومدار کو کم کیا ہے۔ انسان پوری دنیا میں سائنسی ترقی کی بدولت تیزی سے وقوع پذیر ہونے والی تکنیکی تبدیلیوں کی وجہ سے مشینوں کے ذریعے اپنے کام میں باقاعدہ بہتری لا رہا ہے۔ اس کا پہلا اہم پہلو جو آج دنیا پکڑ رہی ہے وہ ہمارے سائنسی فوائد سے انسانی حالات بہتر کرنے کی مستقل کوششیں ہیں۔ سائنسی دریافتوں کو انسانی کوششوں کے ذریعے تکنیکی جدت میں تبدیل کرنا ہوگا تاکہ ہم اُن کو انسانی

10

حالات میں خاطر خواہ بہتری لانے کے لئے ~~حاصل~~ استعمال کر سکیں۔

:- سوال نمبر "5" :-

(الف)

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالب

مفہوم: کوئی میرے دل سے پوچھے کہ (تیری آنکھوں کے) ادھ کھلے تیر کی یہ جرأت کہاں سے تھی کہ وہ میرے جگر کے پار ہوتا

موضوع: محبوب کا دیدار اور اُس کی محبت

تشریح:

اِس شعر میں شاعر اپنے محبوب سے مخاطب ہیں کہ تیری نگاہوں میں ایسا کیا جادو تھا جو وہ ~~تیری نگاہ ہو~~ میرے جگر کے پار ہو گیا۔ شاعر دراصل محبوب کی محبت میں نہایت پنہاں ہیں اور اس بات کو اپنے لئے باعثِ فخر قرار دیتے ہیں۔ شاعر محبوب کے ساتھ نہ بھی ہو تو بھی اُسی کے خیالوں میں

Scanned with CamScanner

غزل رہتا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مومن خان مومن نے فرمایا تھا:

تم میرے ساتھ ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

اردو شاعری کی روایت چلتی آرہی ہے کہ محبوب کی زلفوں اور آنکھوں کو شاعری میں لکھ کر اس سے محبت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ شاعری میں اس کی مثال جابجا نظر آتی ہیں۔ اسی تصور بارے مومن خان مومن ایک جگہ رقم طراز ہیں:

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
میں اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے
دیکھیے جو تیری زنجیر زلف کا عالم
اسیر ہونے کی ہم بھی آزاد آرزو کرتے

مرزا غالب نے بھی دیے گئے شعر میں اسی طرز پہ محبوب کی آنکھوں کو نشانہ بنا کے اس سے محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔ غور طلب بات یہاں "تیرِ نیم کش" ہے یعنی آدھا کھلا ہوا تیر۔ اس سے غالب کی

مراد آدھی کھلی آنکھوں سے ہے یا کہ غالب اپنے محبوب کو جی بھر کر نہ دیکھ پائے۔ جب بہار کی آمد ہو تو محبوب کے دیدار کی تمنا بڑھنے کے سبب عشق ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ایسے مقام پر جاتا ہے جہاں عاشق بیابان کا رخ کرتے اپنا گریبان چاک دیتا ہے۔ بقول میر،

کچھ فکر کرو اس دوانے کی
دھوم ہے پھر بہار آنے کی

الغرض دیے گئے شعر میں مرزا غالب محبوب کی آنکھوں کے ذریعے اس سے محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔

(ج) **شاعر کا نام:** خواجہ میر درد

مفہوم: زندگی ہمیں (دنیا میں) لائی اور موت یہاں سے لے جائے گی۔ ہم اپنی مرضی سے نہ آئے ہیں نہ جائیں گے۔

موضوع انسان کے محدود اختیار
تقدیر کا کھیل

تشریح

خواجہ میر درد کا شمار
اردو کے نامور شعرا میں ہوتا ہے۔ آپ
آٹھارویں انیسویں صدی کے دبستان دہلی
کے نامور شاعر تھے اور دربارِ مغلیہ سے وابستہ
تھے۔

اس شعر میں شاعر نے اپنے وقت کی
فلسفے کی بحثوں میں سے ایک کو موضوع
بناتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی
ہے کہ ہم نہ اپنی مرضی سے اس دنیا
میں آئے تھے نہ ہی اپنی مرضی سے یہاں
سے رخصت ہوں گے بلکہ یہ تو سارا
کائنات کی تقدیر کا کھیل ہے جو پہلے سے
طے شدہ ارادے کے مطابق چل رہا ہے
اس میں انسان صرف اداکار ہے، اس سے
زیادہ اس کی وقعت نہیں۔

یہ اسلوب اردو میں خصوصاً
اکثر شعرائے کرام کے ہاں پایا جاتا ہے۔
مثال کے طور پر ڈاکٹر علامہ اقبال نے اپنی
شاہکار نظم "شکوہ" میں اللہ سے

اس بات کا گلہ گرتے ہوئے فرمایا:

بیچارے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ
یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی

اس بات کا ماخذ کافی حد تک ادیان میں سے لیا جاتا ہے جہاں بندوں کو نیک کام کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ بہت محدود اختیارات سے نوازا گیا ہے۔ مثال کے طور پر حدیث کا مفہوم ہے:

"یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے" (الحدیث)

اگر فلسفے کی بات کریں تو یونانی میں یہ فلسفہ نایاب ہے کیونکہ وہ کسی الہامی دین کے پیروکار نہیں تھے مگر بعد کے مغربی (یورپی) فلسفے میں جو کہ تاریک دور (Dark Ages) میں لکھا گیا وہاں اس کا وجود ملتا ہے۔ ایک فلسفی مسکوپن ہیگر کے معروف نظریے کوسمک ول (Cosmic Will) کے مطابق یہ دنیا ایک

سٹیج ہے اور ہم سب اداکار ہیں جو کہ طے
شدہ پلاٹ (تقدیر) کے مطابق اداکاری
کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ انسان کی اوقات
نہیں ہے دنیا میں

الغرض اس شعر میں شاعر نے نہایت
اہم فلسفیانہ بحث کو موضوع بنا کر انسان
کی بے بسی ظاہر کی ہے۔

(د) **شاعر کا نام** : علامہ اقبال

مفہوم : نئے جہان (سوچ) کی ابتدا
نئی تعمیرات سے نہیں بلکہ نئی سوچ سے
ہوتی ہے۔

موضوع سوچ میں جدت کی اہمیت
و ضرورت

تشریح

علامہ اقبال کا شمار نامور فلسفی
ہونے کے ساتھ ساتھ اردو کے سرکردہ
اور بیسویں صدی کے نمایاں شاعر کے
طور پر ہوتا ہے۔ آپ سیالکوٹ میں
پیدا ہوئے اور لاہور میں وفات پائی۔

آپ نے اُمت مسلمہ کو وہ سوچ عنایت کی جو آپ سے پہلے کسی مسلمان فلسفی نے نہیں دی تھی۔ آپ کے فلسفے اور فکر کا بیشتر حصہ ابھی آپ کے شاعری کے بجائے نثر میں صرف موجود ہے۔

اقبال نے جو نظریے پیش کیے اُن میں سب سے معرکۃ الآرا اجتہاد کا نظریہ ہے یعنی اسلامی مسائلوں اور اصول میں جدت لانا۔ اِس مقصد کے حصول کے لیے اقبال نے ایک نہایت مدلل کتاب بھی مرتب کی جو Reconstruction of Religious Thoughts in Islam کہلاتی ہے جس میں اقبال نے اِس بات پر زور دیا کہ جدید قومی ریاستوں میں ایوان (legislature) کو آئین سازی یا قانون سازی کے ذریعے اجتہاد کا حق حاصل ہے۔

اِس کے علاوہ اقبال نے اقوام کے وجود کا یورپی نظریہ مسترد کرتے ہوئے اسلامی نظریے کو فروغ دیا، جس میں قوم ایک مخصوص خطے میں رہنے والی نہیں، جو کہ Treaty of Westphalia میں قرار دیا گیا تھا، بلکہ ایک کلمہ پڑھنے والی ہے (یعنی دین کی بنیاد پر)۔ اِس نظریے پر آگے چل

کہ اس معاشرہ میں دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی گئی۔
بقولِ اقبال:

اپنی ملت پہ قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پہ انحصار
قوتِ مذہب سے ہے مستحکم جمعیت تری

اس کے علاوہ یورپ کے سیکولرزم کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اقبال نے فرمایا:

؎ جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اقبال کے دیگر معرکۃ الآرا افکار میں تصورِ شاہین اور مردِ مومن شامل ہیں۔ مردِ مومن اُس شخص کو قرار دیا گیا ہے جو کہ شاہین جیسے اوصافِ حمیدہ کا حامل ہوگا اور اُمت کو یکجا کرے گا۔ بقولِ شاعر:

؎ شاہین کیلئے شایاں نہیں کارِ آشیاں بندی

Scanned with CamScanner

نہیں ہے تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پہ
تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پہ

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

یہ لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

الغرض دیے گئے شعر میں علامہ اقبال نے انسان کے لیے سوچ یا فکر میں جدت لانے کی اہمیت کو بیان کیا ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے مسائل پر قابو پانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

(4)

سوال نمبر "1" :-

(الف)

خاکہ

الف۔ تعارف

ب۔ پاکستان کا سیاحت کے اعتبار سے دنیا میں منفرد مقام

۱۔ دنیا کے بلند ترین پہاڑی سلسلے

۲۔ دنیا کا ٹھنڈا ترین صحرائے کٹپنا

۳۔ قدیم تہذیبوں و مذہبی مقامات کی سرزمین

ج۔ پاکستان میں سیاحت کے فروغ کے ذرائع

۱۔ مزارات و دیگر مذہبی مقامات کی تشہیر و شعور

۲۔ دریائی سفاری کا سندھ میں ارتقاء

۳۔ پہاڑی کھیلوں کا فروغ بالخصوص سرمائی کھیل

د۔ سیاحت کے فروغ سے پاکستان کو فوائد

۱۔ معاشی حالات میں بہتری

۲۔ روزگار کے مواقع اور لوگوں کی تربیت

۳۔ دنیا کو پرامن معاشرہ ہونے کا پیغام

ہ۔ خلاصہ

مضمون

ہر ملک کے اپنے محل وقوع، کلچر، تاریخ، مذاہب سے وابستگی، یا دیگر وجوہات کی

منا پر دنیا کے دیگر ممالک پر سبقت ہوتی ہے۔
مثلاً مصر کو اہرامِ مصر کی بدولت ایک شاندار قدیم
تہذیب کے حامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔
اسی طرح مملکتِ خداداد پاکستان کا جہاں
جغرافیائی اہمیت کا ڈنکا بجتا ہے وہیں اس
میں ہر طرح کا موسم اور ہر طرح کا جغرافیہ
پایا جانا بھی اہم ہے جس کی وجہ سے
اس کو کئی طرح کے مواقع موجود ہیں۔

پاکستان کو دنیا کے سیاحت میں منفرد
مقام ہونے کی کئی وجوہات ہیں مثال
کے طور پر دنیا کے تین بلند ترین
پہاڑی سلسلے یعنی کوہ ہمالیہ، قراقرم
اور ہندوکش یہاں پر واقع ہیں۔ نہ صرف
یہ بلکہ آٹھ ہزار میٹر سے اونچی چوٹیاں
جنہیں سر کرنا موت کو گلے لگانے کے مترادف
سے ~~[illegible]~~ دس میں سے چھ یہیں
پائی جاتی ہے مثلاً کے ٹو، نانگا پربت،
راکاپوشی وغیرہ۔ لہٰذا یہ کوہسار پاکستان
کو ایک منفرد مقام دلاتے ہیں۔

اس کے علاوہ پاکستان میں چار
عوامی صحرا یعنی تھر، چولستان، تھل،

دشت سولن کے ساتھ دنیا کا بلند ترین صحرا بھی موجود ہے جو گلگت بلتستان کے علاقہ سکردو میں واقع کیشاہ صحرا کہلاتا ہے۔ الغرض اس کی پاکستان کو منفرد مقام دلانے میں اک مسلم حیثیت ہے۔

سیاحت کی دنیا میں منفرد مقام دلانے کے حوالے سے اگلا اہم عنصر ہماری قدیم تہذیبیں اور مذہبی مقامات ~~سے~~ ہیں جو کہ کراچی سے لے کر خیبر تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں ۳ فہرست ہڑپہ (ساہیوال) اور موہنجو داڑو (لاڑکانہ) کے مقامات ہیں۔ اس کے علاوہ گندھارا آرٹ بھی شاہکار نمونہ ہیں۔ پاکستان میں مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں اور سکھوں کے نہایت دلفریب مذہبی مقامات ہیں۔ الغرض یہ ~~مقامات~~ مقامات پاکستان کو اک منفرد مقام دلانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔

ضرورت صرف یہاں لوگوں کو شعور دینے اور ان مقامات کی مناسب تشہیر کرنے کے ساتھ ساتھ آنے والے زائرین کو سہولیات فراہم کرنا ہے۔

Scanned with CamScanner

پاکستان ٹیکسلا اور دیگر شمالی علاقہ جات
میں کھلے بدھ مت، ننکانہ صاحب و حسن
ابدال اور کرتارپور میں سکھوں کے اور
ساحلِ سمندر کے نزدیک ہندوؤں کے بہت
مقدس ہنگلاج ماتا کے مندر کو تمام افراد
کے لیے کھول کر بے تحاشا مقاصد حاصل
کر سکتا ہے۔ اس کی نظیر کرتارپور کو
سکھوں کے لیے کھولے وقت دیکھنے میں
آئی۔ ہندوؤں کا ہنگول میں واقع یہ مندر
نہایت مقدس ہے جو کہ پاکستان میں
واحد جب کہ ہندوستان میں بھی کم تعداد
میں ہے۔ الغرض ان خاص مقامات کی
تشہیر کر کے لوگوں کو اس جانب متوجہ
کیا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں، پاکستان مصر، برازیل
وغیرہ کی طرح ان چند ممالک میں سے
ہے جن کے پوری طول (لمبائی) میں ایک
دریا بہتا ہے۔ یہ دریا کارگل کے مقام سے
داخل ہو کر بحیرہ عرب تک ہماری سرزمین
کا حصہ رہتا ہے۔ اس کو آب پاشی کے
علاوہ دریائی سفاری کے لیے بھی
استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حالیہ دور

کے مطابق دریائے سندھ میں یہ طول
مکمل کرنے میں کشتی کا ایک دن درکار ہے۔
یہ ان سیاح حضرات کے لیے نہایت
پرجوش سفر ہوگا جو کہ پہاڑی وادیوں سے
شروع ہوتے دریا کو میدانی علاقے میں
وسیع پاٹ کے ساتھ دیکھنا چاہتے ہوں۔
الغرض دریائے سندھ کو آب پاشی کے
ساتھ ساتھ یہاں سیاحتی سرگرمیوں میں
استعمال کر کے سیاحت کو چار چاند لگائے
جا سکتے ہیں۔

پاکستان کو پہاڑی اور خاص طور
پر سرمائی کھیلوں جیسا کہ آئس سکائی
کو عالمی سطح پر فروغ دینے کی ضرورت
ہے۔ بی بی سی کے ذریعے ہونے والے ایک
سروے میں انکشاف کیا گیا کہ کینیڈا
سالانہ سرمائی کھیلوں کے ذریعے سوا ارب
ڈالر سے زائد کماتا ہے۔ جب
کہ پاکستان کی پوزیشن اس حوالے سے
کافی مستحکم ہونی چاہیے کہ یہ کوہ پیمائی کو
بھی فروغ دے سکتا ہے۔ ایک رپورٹ
کے مطابق نیپال سالانہ کوہ پیمائی کی
مد میں تقریباً بیس ارب ڈالر کما

رہا ہے۔ جب کہ پاکستان کی کہانی اس ضمن میں
نہ ہونے کے برابر ہے۔ الغرض پاکستان کو
اپنے خطے کے پہاڑی کھیلوں کو فروغ دینے
کی اشد ضرورت ہے۔

سیاحت کے فروغ کے حوالے سے پاکستان
کو بے شمار نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔
ہم مذہبی مقامات دیگر حکومتوں کو بھی
ان کی قیمت پر کھول سکتے ہیں مثال کے
طور پر بدھ مت کے مقدس مقامات کو
جاپانی، نیپالی، تھائی لینڈ وغیرہ کی حکومتوں
سے مذاکرات کر کے خاطر خواہ رقم کمائی
جا سکتی ہے۔ اس سے ملک کا بجٹ خسارہ
پورا کرنے میں بے حساب مدد ملے گی۔
الغرض سیاحت کے فروغ سے پاکستان
مالی مشکلات پر مکمل طرح سے قابو
پا سکتا ہے۔

سیاحت کے فروغ سے جہاں لوگوں
کو روزگار کے مواقع ملیں گے وہاں ان کے
اخلاقی تربیت کا بھی بندوبست ہوگا۔ دیگر
دنیا، خصوصاً ترقی یافتہ کے شہریوں
سے مل کر یہاں کے افراد میں خود

اعتماد بڑھے گی۔ پاکستان کا ہر ہنر مند نوجوان جو روزگار ابھی حاصل نہیں کر سکتا۔ سیاحت کے فروغ کے بعد نہایت خوش حال زندگی گزار سکتا ہے۔ الغرض سیاحت کا فروغ ہمارے افراد کی روزگار اور اخلاقی تربیت کے لیے بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

پاکستان پر دنیا میں سب سے شدید نظریہ جو رکھا جاتا ہے وہ ایک دہشتگرد ملک ہونے کا ہے۔ جہاں پر شہریوں اور خاص طور پر اقلیتیوں کو حقوق کی پامالی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بلاشبہ ابھی معاشرہ بہتری کی طرف گامزن ہے مگر عالمی سیاحت کو اپنے ملک میں فروغ دے کر اس داغ کو ہمیشہ کے لیے دھویا جا سکتا ہے۔ الغرض اس عمل کر کے ہم دنیا میں پرامن ملک ہونے کا اعزاز حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم نے مختلف زاویوں سے دیکھا کہ پاکستان کا دنیا کے سیاحت میں کیا مقام ہے۔ ہم کس طرح اس کو بہتر انداز میں پھیلا سکتے ہیں اور ساتھ کہ اس سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت

Scanned with CamScanner

صرف اس امر کی ہے کہ حکومتیں اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں اور شہری ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کارِ خیر میں اپنا کردار ادا کریں۔

"ان سے کہو کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اُس نے کس طرح خلق کی ابتدا کی ہے۔" (عنکبوت - ۲۰)

———— ۷ ————

15